

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک غیر مسلم (عیسائی) کے ساتھ دینی معاملات کے بارے میں بحث کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یہ عیسائی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنتے ہی نہیں۔ اور نہ ہماری کتاب قرآن مجید کو ملنتے ہیں۔

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

ومن اسلام کی سر بنندی اور اظہار صداقت کے لئے غیر مسلموں سے بحث مباحثہ ہونا چاہیے تاکہ اتمام حجت ہو سکے۔

: قرآن میں ہے

لَتَلِمُوكُنْ لِلثَّالِسْ عَلَى اللَّهِ بِحْجَةِ الْأُذُنِ ... ١٦٥ ... سورة النساء

الناکر غیرہوں کے آنے کے بعد لوگوں کے لئے اللہ پر الام کا موقوذ رہے۔ ۱۱

جس طرح کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وفڈ نہجran (عیسائی وفد) سے الوبیت مسیح علیہ السلام پر تبادلہ خیال ہوا تھا۔ اس کی جملہ وضاحتیں، "کتاب اللہ سورہ آل عمران" ۱۱ اور "کتب تقاضی" میں موجود ہیں۔ یہ لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منتر تھے۔ اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جملہ مسائل پر گفتگو فرمائی جو ما بعد بست سارے افراد کی رشد و بدایت کا سبب ہی۔ اسی طرح بسلسلہ دعوت اسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھٹی ہرقی عیسائی پادشاه کی طرف بھی ارسال فرمائی تھی۔ (۱) جس کی تفضل صحیح منواری کے اوائل میں موجود ہے ہاں البته یہ از میں ضروری ہے کہ انداز تھا طب معاذانہ اور خاصمانہ کے بجائے ناصحانہ ہونا چاہیے۔

ارشاد پاری تعالیٰ ہے:

وَلَا يُبَدِّلُ أَمْلَكَ إِلَّا بِأَنْ تَبَيَّنَ أَنَّ حَسْنَ الْأَدْدَمِ فَلَمَّا مُتَمَّمَ ۖ ۶۴ ... سورة العنكبوت

"(اور اہل کتاب سے بخواہ کرو مگر یہ طریقے سے کہ نہایت بمحابا ہو۔ ہاں ان میں سے جو بے انصافی کریں (ان کے ساتھ اسی طرح مجاہد کرو)"

ظاہر ہے ہو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا قائل نہیں۔ اس سے اعتراض فرقہ کی توقع بھی عجیث ہے۔ وہ تو ہمی کے گا کہ تعلیمات مسیح علیہ السلام دائری وابدی ہیں۔ جب کہ واقعات و خاتائق دعویٰ مز عموم کی تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا:

وَكَيْرًا إِبْرَاهِيمَ يَأْتِي مِنْ نَبْدِيِ الْأَمْرَاءِ ۖ ۷ ... سورة الصاعد

"اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہو گا۔ میں ان کی بشارت سناتا ہوں۔ ۱۱"

یاد رہے کہ نبی موعود کا حضرت اسما علی علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہونا تورات کی کتاب استثناء باب ۱۷-۱۸-۱۹۔ سے اور کلم (فاران) سے ظاہر ہونا استثناء سے ثابت ہے۔ اسی طرح کتاب استثناء باب ۱۔ ۲۔ درس میں ہے ۱۱ یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ علیہ السلام مرد خدا نے لپیٹنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا خداوند سینا سے آیا اور شیر سے ان پر طلوغ ہوا۔ فاران کے پھاڑ سے ہی وہ جلوہ گر ہوا۔ وہ بزرار قد سبوں کے ساتھ آیا اور اس کے دامنی ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ سینا سے آنے سے موسیٰ علیہ السلام اور شیر سے نداوند کے ساتھ آنے سے مراد حضرت پیغمبر علیہ السلام ہیں۔ باقی ہمگوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ہے۔ جو دس بزرار صاحبہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ فاران کے پھاڑ سے فاران والوں پر جلوہ گر ہوتے تھے۔ آتشی شریعت سے مراد فورانی اور آسمانی شریعت ہے۔ کونکہ موسیٰ علیہ السلام نے آگ میں سے کلام سناتا ۱۱ ان کے سے ۱۱ سے مراد یہ تھی کی اہل کلم فیکم کے وقت مسلمان ہو جائیں گے۔ (رحمۃ العالمین ۱/۱۱۱) تعلیمات مسیح علیہ السلام میں یہ بات معروف ہے کہ انہوں نے کہا تھا میں صرف منی میں اسرا ایل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اب بتائیے ۱۱ مسیح ۱۱ کی نبوت عالم گیر کیسے بن گئی جب کہ ان کا اقرار معاکے منافی ہے؟

واضح ہو کہ اولاد اسما علی میں نبوت ہونے کی بابت باہل کی کتابوں میں بہت سے حوالے طے ہیں:

اول: یہ کہ اسحق علیہ السلام اور اسما علی علیہ السلام سے اللہ نے برابر کے وعدے کئے تھے۔

دوم: یہ کہ عرب میں پیدا ہونے والے نبی کے نشانات اور علمات کی پیش گوئیاں بہت سے انبیاء، علیہ السلام نے کی ہیں اور چونکہ عرب میں صرف اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہی آباد تھی اس لئے ان پیشین گوئیوں سے یہ تیجہ نکلتا ہے کہ نبی موسیٰ موعود اسما علیل ہو گا۔

سوم: موسیٰ علیہ السلام کی پیش کردہ پیش گوئی اس بارہ میں بہت واضح ہے۔ درس 81 میں ۔۔۔ ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ کتاب استثناء باب 18 یہ ظاہر ہے کہ نبی اسماعیل کے بھائی نبی اسماعیل ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام یہاں نبی حضرت مدرسون اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کی طرح صاحب کتاب صاحب شریعت صاحب ہمادھما جروغ ازی ہیں۔ اور منہ میں کلام سے مطلب وحی کے اصل الفاظ کا محفوظ رہتا ہے۔ یہ خصوصیت صرف قرآن مجید کی رہی ہے۔ بانبل کے مجموعہ میں سے کسی کتاب کو یہ درجہ حاصل نہیں کہ اس کے الفاظ بھی اصلی محفوظ رہے ہوں۔ (رحمۃ اللعالمین: 178-1/179)

حَذَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## فتاویٰ شناسیہ مدنیہ

### ج 1 ص 216

محمد فتویٰ